یہ کتابچہ پانچ اجزاء پر مشتمل ہے:

۱۔ عمومی ہدایات

۲۔ عناصر و ہدایات برائے خاکہ تحقیق

۳۔ عناصر و ہدایات برائے مقالہ جات

۴۔ ہدایات برائے اندراجِ حوالہ جات (خاکہ و مقالہ)

۵۔ ہدایات برائے جلد بندی و کمپوزنگ

ا۔ عمومی ہدایات:

1.1۔ تحقیقی مقالہ، مقدمہ، تفصیلِ ابواب، نتیجہ بحث، حوالہ جات اور بنیادی فہارس پر مشتمل ہو۔

1.2۔ مقالے کی تفصیلات اور تمام مباحث تجزیاتی اور نتیجہ خیز ہوں۔

1.3۔ مقالے میں پُرتکلف اور مصنوعی طرزِ تحریر (لفاظی) سے اجتناب برتا جائے نیز داستانوی اور اخباری انداز کے بجائے تحقیقی اسلوب اپنایا جائے۔

1.4۔ تحقیقی مقالے کی تمام تر تفصیلات اپنے آغاز سے اختتام تک موضوعِ تحقیق سے متعلق اور مربوط ہوں۔

1.5۔ مقالہ میں موجود تمام قرآنی آیات و احادیث عربی رسم الخط میں تحریر کی جائیں اور ان پر اعراب و حرکات لگائی جائیں۔

1.6۔ مقالہ بنیادی مصادر پر مشتمل ہونا چاہیے اور اصول و ضوابط کا تحقیقی مقالے میں اطلاق و اظہار ہو۔

1.7۔ بنیادی حوالہ نہ ملنے کی صورت میں انتہائی اشد ضرورت اور مجبوری کے تحت ثانوی حوالہ دیا جائے۔

1.8۔ مقالے میں سرقہ سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ سرقہ کی صورت میں مقالہ نگار اورنگران دونوں ذمہ دار ہوں گے۔

1.9۔ تمام بنیادی فہارس/اشاریہ کی ترتیب الف بائی ہوگی البتہ قرآنی آیات کی ترتیب سورِ قرآن کے مطابق ہوگی۔

1.9.1۔ مصادر اور مراجع کی فہرست مرتب کرتے ہوئے قرآن کریم کو سب سے مقدم رکھیں۔

1.9.2۔ پروف ریڈنگ نہایت احتیاط سے کی جائے۔

1.9.3۔ ابتدائی صفحات مقدمہ، تشکر اور فہرست عنوانات کے صفحات کے نمبر ابجدی حروف (ابجد، ھوز، حطی، کلمن) میں تحریر کیے جائیں۔

1.9.4۔ اگر کتاب پر سنِ اشاعت ہجری اور عیسوی دونوں درج ہوں تو دونوں درج کیے جائیں اور اگر ایک ہے تو صرف اُسی پر اکتفا کیا جائے۔

1.9.5۔ انگریزی مقالات کے سرقہ کو "Turnitin" کے ذریعہ چیک کروا کر رپورٹ لی جائے جبکہ اُردو مقالات پر عدم سرقہ کی تصدیق نگرانِ مقالہ کرے گا۔

1.9.6۔ مقالہ اپنے مقررہ وقت میں پورا کیا جائے اور مزید وقت (Extension) سے گریز کیا جائے۔

1.9.7۔ مقالہ میں انتساب سے گریز کیا جائے البتہ مقدمہ شروع کرنے سے پہلے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا صفحہ ضرور لگایے۔

۲۔ عناصر و ہدایات برائے خاکہ تحقیق:

خاکہ کی کوئی مسلمہ شکل و صورت اور ہیئت نہیں ہوتی۔ موضوع و عنوان کی تبدیلی سے خاکہ کی صورت بدل جاتی ہے لیکن ہر خاکہ میں چند بنیادی عناصر ضرور ہوتے ہیں۔ خاکہ تحقیق برائے مقالہ، موضوع کا تعارف، ضرورت و اہمیت، موضوع کی تحدید (اگر ضرورت ہو)، سابقہ کام کا جائزہ، فرضیہ تحقیق / بنیادی سوالات، منہجِ تحقیق، تبویب اور مجوزہ مصادر و مراجع پر مشتمل ہو، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) صفحہ عنوان (Title Page):

ہر یونیورسٹی میں خاکہ بنانے کا ایک فارمیٹ ہوتا ہے مگر عمومی و اساسی معلومات ایک سی ہوتی ہیں۔ صفحہ عنوان (Title Page) درج ذیل معلومات پر مشتمل ہوگا۔

(۱) عنوانِ تحقیق (Title)

(۲) درجہ تحقیق (Level)

(۳) جامعہ کا مونوگرام (Logo of GCUF)

(۴) محقق کا نام، رول نمبر، رجسٹریشن نمبر (Name, Roll No. , Registration No.)

(۵) مجوزہ نگرانِ مقالہ کا نام (Proposed Supervisor's Name)

(۶) شعبہ کا نام اور تعلیمی سیشن (Session & Departement)

(۷) یونیورسٹی / ادارہ کا مکمل نام یعنی "گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، فیصل آباد" لکھا جائے، صرف جی سی یونیورسٹی لکھنے سے گریز کیا جائے۔

(ب) مقدمہ (Preface):

مقالہ میں مقدمہ کام مکمل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں جبکہ خاکہ سازی میں مقدمہ سب سے پہلے لکھا جاتا ہے۔ مقدمۂ خاکہ درج ذیل امور کی توضیح و تشریح پر مشتمل ہونا چاہیے:

(۱) موضوع کا تعارف (Introduction to the topic):

محقق جامع مگر مختصر کلمات میں اپنے موضوع کا تعارف ذکر کرتا ہے تاکہ قاری و ناظر چند سطور کے مطالعہ ہی سے موضوع سے متعارف ہو جائے۔

(۲) اہمیتِ موضوع (Importance of Topic):

مقدمۂ خاکہ میں موضوع کی اہمیت و قدر و قیمت کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مسئلے کا حل کس نظریہ اور عمل پر اثر انداز ہوگا اور وہ کون کون سے نکات اور امور و مسائل ہیں جو اس کی قدر و قیمت اور اہمیت پر دلالت کرتے ہیں تاکہ اس موضوع پر عمل کے محرکات اور جوازات کا اندازہ ہو سکے۔

(۳) سبب انتخاب (Justification/ Causes of selection):

مقدمہ میں موضوعِ تحقیق کے انتخاب کے اسباب و علل کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ کام کی Justification ثابت ہو سکے اور اس کے Benefits سے آگاہی ہو سکے۔

(۴) فرضیہ تحقیق / بنیادی سوالات (Hypothesis/Basic Questions):

موضوع سے متعلق اٹھنے والے اہم سوالات اور ان کے متوقع جوابات ذکر کیے جاتے ہیں یہ سوالات وہ اندازہ اور محور ہوتے ہیں جو تکمیل تحقیق سے قبل محقق کے ذہن میں ہوتے ہیں جن کی توثیق یا تردید تکمیلِ عمل کے بعد ہی صحیح ثابت ہو سکتی ہے۔ فرضیہ تمام تحقیقات میں ضروری بھی نہیں ہوتا لیکن آج کل اس امر کو مستحسن اور ضروری قرار دیا جاتا

ہے تا کہ بنیادی امر اور دلیل دورانِ کام محقق کے ذہن میں رہے اور وہ بہتر نتائج اخذ کر سکے۔

(۵) مقاصدِ تحقیق (Objectives):

تحقیق کے بنیادی مقاصد اور اہداف ذکر کیے جاتے ہیں جن کا حصول محقق کا محور اوّل اور بنیادی مقصد ہوتا ہے۔

(٦) سابقہ کام کا جائزہ (Review of Literature):

مقدمہ میں اس نکتہ کے تحت اس بات کا ذکر مقصود ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ ہے کیا؟ اور کس کس نے اس پر کیا کیا کام کیا ہے؟ اور آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس نکتہ یا مسئلہ پر پہلے تحقیق نہیں ہوئی جس کو آپ نے موضوعِ تحقیق بنایا ہے گویا یہ کام کی ایک جائزہ رپورٹ ہے جو محقق خاکۂ تحقیق میں پیش کر رہا ہوتا ہے۔

(۷) منہجِ تحقیق (Research Methodology):

جس طرح ہر کام کے کرنے کا ایک طریقہ کار اور منہج ہوتا ہے جس کو اختیار کرنے سے وہ کام بہتر انداز میں تکمیل کے مراحل سے گزرتا ہے اسی طرح تحقیقی کام بھی ایک خاص منہج کا متقاضی ہوتا ہے لہٰذا محقق موضوعِ تحقیق کی مناسبت سے اپنے لیے مختلف مناہج میں سے کسی ایک یا دو مناہج کا انتخاب کرتا ہے اور مقدمۂ خاکہ میں اس کا ذکر کرتا ہے۔ عام طور پر جو مناہج معروف اور متداول ہیں ان میں وصفی، عقلی، تحلیلی، تقابلی، منطقی، استقرائی، استدلالی، استنباطی، تجرباتی، شمارياتی اور تکاملی قابلِ ذکر ہیں۔

اسی طرح محقق نے اس بات کی توضیح بھی کرنا ہوتی ہے کہ اسے اس موضوع پر کیا درکار ہے اور اسے کون کون سے وسائلِ تحقیق کو استعمال کرنا ہے، لہٰذا محقق اس تمام عمل کو بیان کرے گا جو دورانِ تحقیق اس نے کرنا ہے، وہ مواد جو اس نے سوالنامہ یا انٹرویو کے

ذریعہ حاصل کرنا ہے بھی ذکر کرے گا۔

(ج) تبویب (Chapterization):

یہ حصہ بھی خاکہ تحقیق کا ایک اہم حصہ ہے۔اس عنوان کے تحت مقالہ کے تمام ابواب وفصول (ذیلی ابواب) کے عناوین کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔البتہ ابواب، فصول اوران کے عناوین کے درمیان ربط وتعلق اور تنظیم وتنسیق بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اسی پر موضوعِ تحقیق کے تمام پہلوؤں کا انحصار ہے جو تقسیم کار جتنی واضح، مفصل اور تمام جوانب کا احاطہ کررہی ہووہ اتنی ہی معیاری وعمدہ متصور ہوگی۔

لہٰذا محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ موضوع کے تمام پہلوؤں اور جوانب کا باریک بینی سے جائزہ لے اورانہیں تقسیم کار میں شامل کرے تاکہ اس کے اس تحقیقی عمل کا کوئی پہلو نظرانداز نہ ہواور محقق کی یہ کاوش جامع ہو۔

(د) مجوزہ مصادرومراجع کی فہرست (Proposed Sources):

دورانِ تحقیق موضوع کی مناسبت سے جن کتب سے استفادہ کرنا ہوان کوذکرکیا جاتا ہے تاکہ محقق کومعلوم ہوکہ اس نے کن بنیادی کتب سے استفادہ کرنا ہےاور یہ فہرست الف بائی طریقہ کے مطابق تیار کی جاتی ہے۔

۳۔ عناصر وہدایات برائے مقالہ جات:

تحقیقی مقالات کے اجزاءوعناصر کی ترتیب درج ذیل ہوگی:

3.1 صفحہ عنوانِ مقالہ برائے سرورق (جلد) ملاحظہ کیجیے نمونہ ''الف''

3.2 صفحہ عنوان برائے مقالہ، ملاحظہ کیجیے نمونہ ''ب''

3.3 نگران کمیٹی (Supervisory Comittee) برائے مقالات ایم فل اور پی ایچ۔ڈی، ملاحظہ کیجیے نمونہ ''ج''

3.4 حلف نامہ (Declaration By the Scholar)، ملاحظہ کیجیے نمونہ ''د''

3.5 تصدیق نامہ (Certificate By the Supervisor) ملاحظہ کیجیے نمونہ ''ھ''

3.6 فہرست مشمولاتِ مقالہ (Index of Contents)

3.7 مقدمہ (Preface) تحقیقی مقالات کا مقدمہ حمد وثناء، موضوع کا تعارف واہمیت، تحدیدِ موضوع، سببِ انتخاب، فرضیہ تحقیق / بنیادی سوالات، سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ، منہجِ تحقیق، بنیادی مصادر و مآخذ، تبویب، مشکلات و مصائب کا ذکر اور ان پر غلبہ کیسے پایا، کلماتِ شکر و تقدیر پر مشتمل ہونا چاہیے۔

3.8 بنیادی تحقیق (Basic Research) باب اول تا اختتام اصل تحقیق کا مسودہ پیش کیا جائے جو محقق نے دورانِ تحقیق تحریر کیا۔

3.9 نتیجہ بحث (Results/Findings of Research)

3.9.1 سفارشات (Recommendations)

3.9.2 فہارس (Indexes) ، تحقیقی مقالہ تمام بنیادی فہارس خصوصاً قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ، اعلام واماکن، ابیات، اقوال اور مصادر ومراجع کی فہرست پر مشتمل ہو اور تمام فہارس الف بائی ترتیب سے ہوں گی البتہ قرآنی آیات کی ترتیب سورِ قرآن کے مطابق ہوگی۔ موضوع کی مناسبت سے فہارس میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔

۴۔ ہدایات برائے اندراج حوالہ جات (خاکہ ومقالہ):

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں تحقیقی مقالات کے حوالہ جات درج ذیل

طریقہ کے مطابق درج کیے جائیں گے:

سب سے پہلے مصنف کا لقب، کنیت یا وجہ شہرت پھر مصنف یا مؤلف کا اصل نام، کتاب کا نام، مقامِ اشاعت، ناشر اس کے بعد ایڈیشن (اگر ایک سے زیادہ ایڈیشن ہوں تو) پھر سن اشاعت عیسوی / ہجری اور سب سے آخر میں جلد نمبر اور صفحہ نمبر ذکر کریں گے۔

مثالیں:

یک جلدی کتاب کا حوالہ درج کرنے کا طریقہ:

- فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد، منہاج القرآن، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۸۶ء، ص:۱۱۶
- الجاحظ، عمرو بن بحر، ابو عثمان، البیان و التبیین، بیروت: دار صعب، بدون سنة الطبع، ص:۴۵
- علامہ، ڈاکٹر محمد اقبال، بانگِ درا، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، بار پنجم، ۱۹۷۷ء، ص:۱۸
- فقیر، ڈاکٹر فقیر محمد، دِیوے تھلّے، گوجرانوالہ: ادارہ پنجابی زبان، دوجی وار، ۲۰۰۴ء، ص:۵۲

ایک ہی مصنف کی اُسی کتاب کا دوبارہ حوالہ فوراً دینا ہو تو ایضاً لکھ کر صفحہ نمبر درج کر دیا جائے۔ مثلاً:

- ایضاً، ص۲۶

حوالہ جات میں کسی کتاب کا دوبارہ حوالہ دینا ہو تو اس کتاب اور مصنف کا نام اور صفحہ نمبر آئے گا۔ مثلاً:

- علامہ محمد اقبال، بانگِ درا، ص: ۱۸

اگر کسی کتاب کی ایک سے زائد جلدیں ہوں تو:

- الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۳۹۹ھ، ۳/ ۷ ۲۳

ایک کتاب کے تین یا تین سے زیادہ مصنفین ہوں تو حوالہ جات میں محض پہلے مصنف کا نام اور اُس کے ساتھ و دیگر لکھا جائے گا لیکن فہرست مصادر و ماخذ میں تینوں مصنفین کے ناموں کا اندراج ہوگا۔ مثلاً (حوالہ جات میں)

- محبوب خزاں (و دیگر) تین کتابیں، کراچی: مکتبہ آرسی، ۱۹۶۳ء، ص: ۳۹
- وقار عظیم (و دیگر) اُردو کی دوسری کتاب، لاہور: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، ۱۹۸۱ء، ص: ۳۶

مصادر و ماخذ میں حوالہ مفصل و مکمل صورت میں ہوگا۔

اگر کسی کتاب کے مقدمہ کا حوالہ دینا مقصود ہو تو:

- شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، مقدمہ: مقالاتِ تحقیق، فیصل آباد: شمع بکس، ۲۰۱۵ء، ص: ۱۱

ایک ہی حوالہ متعدد مقامات پر دینا مقصود ہو تو اختصار کے لیے دورانِ تحقیق حوالہ لکھتے ہوئے معروف رموز و اشارات کا استعمال کیا جائے۔ حوالہ نمبر ایک اور حوالہ نمبر دو بالکل یکساں ہونے کی صورت میں ایضاً کی اصطلاح استعمال کی جائے گی۔ چند حوالوں کے وقفہ کے بعد مذکورہ کتاب کا حوالہ دینا ہو تو صرف مصنف کا نام اور کتاب کا نام نیز صفحہ نمبر ہی دیا جائے گا۔

اگر کتاب پر سنِ اشاعت درج نہ ہو تو اس کی جگہ س ن جبکہ عربی میں بدون سنة الطبع لکھا جائے گا۔

کتاب میں شامل کسی دوسرے ادیب کی رائے کا حوالہ دینا:

اگر کسی نایاب یا کم یاب کتاب کا کوئی حوالہ (اصل کتاب نہ ملنے کی صورت میں) کسی دوسری کتاب سے لیا گیا ہو تو اس ثانوی حوالے سے عموماً گریز ہی کیا جائے تاہم اگر یہ حوالہ ناگزیر ہو تو اس طرح دیا جائے:

- کریم الدین، تذکرہ طبقاتِ شعرائے ہند، ص:۸۱، منقولہ: مشرقی شعریات اور اُردو کی روایت، از: ابوالکلام قاسمی، لاہور: مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، ۲۰۰۰ء، ص:۱۱۶

مرتبہ/ مدونہ کتاب کا حوالہ دینے کا طریقہ:

- دُرمُش بُلگر، تحریکِ پاکستان کا فکری پس منظر، مشمولہ: ارمغانِ ڈاکٹر سلیم اختر، مرتب: ڈاکٹر طاہر تونسوی، فیصل آباد: اِدارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، ۲۰۱۴ء، ص:۱۷۹۔۱۹۱
- خورشید احمد گیلانی، صاحبزادہ، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رواداری، مشمولہ: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبرِ امن و سلامتی، مرتبہ: ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، لاہور: مکتبہ زاویہ، ۱۹۹۸ء، ص:۳۶
- نذیر احمد، ڈاکٹر، تحقیق و تصحیح متن کے مسائل، مشمولہ: اُردو میں اُصول تحقیق، مرتبہ: ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، طبع دوم، ۱۹۸۹ء، ص:۳۲۶
- عبادت بریلوی، ڈاکٹر، تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستان و ہند، لاہور: نقوش پریس، ۱۹۹۸ء، ۵/۹۸

- رشید حسن خان، مقدمہ: باغ و بہار، مصنف: میر امن، لاہور: نقوش پریس، ۱۹۹۸ء، ص: ۹۸

- جامی، عبدالرحمٰن، نفحات الانس، با مقدمہ و تصحیح: محمود عابدی، تہران: ش: ۳۸، س ن

- حافظ شیرازی، دیوانِ حافظ، باہتمام: احمد جاوید، تہران: موسسئہ انتشارات و چاپ دانش گاہِ تہران، ش: ۱۳۸۹

- فقیر محمد، فقیر، ڈاکٹر، کلامِ فقیر، مرتب: جنید اکرم، گوجرانوالہ: اِدارہ پنجابی زبان، ۲۰۰۸ء، ص: ۱۷

لغات، انسائیکلوپیڈیا اور معارف سے حوالہ دینا:

- جوھری، اسماعیل بن حماد، الصحاح، بیروت: داراحیاء التراث العربی، ۱۹۹۹م، ۱۶۵/۲

- دہلوی، احمد سیّد، مرتب: فرہنگِ آصفیہ، جلد اول، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء

- عملہ ادارت، اُردو لغت، مرتب: جلد نمبر ۱۳، کراچی: اُردو لغت بورڈ، ۱۹۹۱ء

- ہاشمی، سیّد ایاز فرید آبادی، (مقالہ) مشمولہ: اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور: دانش گاہ پنجاب، طبع دوم، ۱۹۸۰ء، ۲۰۶/۳

ترجمہ شدہ کتاب کا حوالہ دینا:

- جیلانی، شیخ عبدالقادر، غُنیۃ الطالبین، مترجم: مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری، کلامِ مرغوب، لاہور: مکتبہ شمس وقمر، ۲۰۱۲ء/ربیع الاول ۱۴۳۳ھ، ص: ۲۳۵

- ارسطو، پوئٹکس (Poetics)، مترجم: عزیز احمد، بوطیقا، کراچی: انجمن ترقی اُردو، طبع دوم، ۱۹۶۱ء، ص: ۸۴

رسائل و جرائد کا حوالہ دینا:

- مضمون نگار کا نام، مضمون کا عنوان، مشمولہ: رسالے کا نام، جلد نمبر (اگر ہو تو)، سہ ماہی/ششماہی/ماہنامہ، شمارہ نمبر، مدیر یا مرتب کا نام قوسین میں، مدیر یا مرتب کے بعد رابطے (:) کی نشانی لگائی جائے گی شہر کا نام: ادارے کا نام، مہینہ، سال اور صفحہ درج کیا جائے گا۔۔۔جیسے
- غلام شمس الرحمٰن، ڈاکٹر، سلسلہ شاذلیہ کے صوفیانہ افکار کا تحقیقی جائزہ، مشمولہ: الاحسان، (مدیر: ڈاکٹر افتخار احمد خان) شمارہ نمبر ۱، فیصل آباد: شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، جنوری۔ جون ۲۰۱۴ء، ص: ۱۴۶

قرآن کریم کا حوالہ/آیاتِ قرآنی کا حوالہ:

مثال کے طور پر قرآن پاک سے حوالہ دینا مقصود ہو تو سورۃ کا نام پھر آیت کا نمبر درج کیا جائے گا۔۔۔جیسے:

- البقرۃ: ۱۳

حدیث کی کتاب سے حوالہ دینا:

مؤلف کا نام، حدیث کی کتاب کا نام، ذیلی کتاب کا نام (اگر ہو تو)، باب کا نام، مقامِ اشاعت، سنِ اشاعت، حدیث کا نمبر۔ مثلاً:

- بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسننہ و أیامہ، کتاب المرضیٰ، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، رقم الحدیث: ۵۶۴۱

کتاب کا پہلی بار حوالہ آنے کی صورت میں مکمل نام جبکہ دوبارہ جہاں بھی آئے تو مختصر نام مثلاً: ''الجامع الصحیح'' لکھا جائے گا۔

اگر حدیث کا نمبر دستیاب نہ ہو تو حوالہ اس کے بغیر بھی دیا جاسکتا ہے۔

گمنام، نامعلوم مصنفین کی کتب سے حوالہ دینا:

- نامعلوم، قیامت قریب ہے، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء، ص: ۹

اخبار سے حوالہ دینا:

کسی اخبار سے حوالہ دیتے وقت کالم نگار/مضمون نگار کا نام، کالم یا مضمون کا عنوان، اخبار کا نام، شہر کا نام، جلد نمبر، شمارہ نمبر، تاریخ و سن اشاعت، صفحہ نمبر۔ مثلاً

- بشریٰ رحمٰن، چادر، چاردیواری اور چاندنی (کالم) مشمولہ: نوائے وقت، روزنامہ، لاہور، جلد نمبر ۶۹، شمارہ نمبر ۲۵۰، ۳ دسمبر ۲۰۰۹ء، ص: ۲

مکتوب کا حوالہ دینا:

- قاسمی، احمد ندیم، بنام ڈاکٹر قاضی عابد، (مملوکہ: ڈاکٹر قاضی عابد)، ۲۰ اگست ۲۰۰۵ء

غیر مطبوعہ کتاب کا حوالہ دینا:

- محبت خان محبت، دیوانِ محبت، (قلمی) مخزونہ: اُردو لغت بورڈ، کراچی

انٹرنیٹ کا حوالہ دینا:

ویب سائٹ کا حوالہ دیتے ہوئے سب سے پہلے ویب سائٹ کا مکمل پتہ، پھر تاریخ اور وقت دیا جاتا ہے۔ مثلاً

(i) ویب مضمون کا عنوان ''واوین'' کے اندر

(ii) ہوسٹ ویب سائٹ کا عنوان

(iii) ویب کے مندرجات کی تاریخ تجدید/ورژن نمبر

(iv) سپانسر کرنے والے کا نام

(v) تاریخ رسائی (Access)

(vi) وقت (Time)

(vii) مکمل یو آر ایل ویب ایڈریس (Universal Resource Locator)

مثال:

https//:www.facebook.com/Islaminworldspeace,
Dated, Time

خط سے حوالہ دینے کا طریقہ:

صاحبِ مکتوب اور پتہ، مقصدِ مکتوب، مکتوب الیہ اور پتہ، موصولہ تاریخ۔ مثلاً

۔ نبی بخش بلوچ، ناظم آباد، کراچی، علامہ میمن کے احوال اور خصوصی یادداشت، افتخار احمد خان، فیصل آباد، ۲۱ فروری ۲۰۰۲ء

برقی خط (Email) کا حوالہ دینا:

بھیجنے والے کا نام اور ای میل ایڈریس، موضوعِ میل، موصول کنندہ کا ای میل ایڈریس، تاریخ اور ای میل کرنے کا وقت۔ مثلاً

Dr.Iftikhar Ahmad Khan, dr.iftikhar747@yahoo.com, Format of Thesis, drhumayunabbas@gcuf.edu.pk, 17-02-2016, 06:30pm

انٹرویو کا حوالہ دینے کا طریقہ کار:

انٹرویو، انٹرویو کنندہ کا نام، انٹرویو کرنے والے کا نام، مقصدِ انٹرویو، مقام اور

تاریخ۔مثال کے طور پر:

انٹرویو، محمد اقبال مجددی، آصف رضا، تعارفِ ذاتی کتب خانہ، لاہور: لائبریری پنجاب یونیورسٹی، ۱۶جنوری، ۲۰۱۵ء

مقالہ جات سے حوالہ دینے کا طریقہ:

صاحبِ مقالہ، نگرانِ مقالہ، موضوعِ مقالہ، درجۂ مقالہ، شعبہ اور جامعہ کا نام، سن اور صفحہ نمبر۔مثلاً

- عمرانہ شہزادی، ڈاکٹر آغا محمد سلیم اختر، الثورة و الحرية فی شعر محمود درویش، پی ایچ۔ڈی، شعبہ عربی، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، فیصل آباد، ۲۰۱۲ء، غیر مطبوعہ، ص:۱۵۰

نوٹ: حوالہ جات میں کتاب کا نام انڈر لائن نہیں کیا جائے گا جبکہ مآخذ و مصادر میں کتاب کا نام انڈر لائن کیا جائے گا۔اسی طرح کچھ مصنفین کے نام ایسے ہوتے ہیں جن کو توڑا نہیں جائے گا۔مثلاً، شبلی نعمانی، جمیل جالبی، ثروت صولت، حمید نسیم، رفیق الحق، سبطِ حسن، یاسر ندیم وغیرہ۔حتی المقدور یہ کوشش ہو کہ نام کو کم سے کم توڑا جائے تا کہ اس کی حرمت برقرار رہے۔مثال کے طور پر:

اللہ دتہ اور غلام رسول اگر اب ہم ان کو توڑتے ہیں تو ان کی شکل دتہ، اللہ اور رسول، غلام میں تبدیل ہو جائے گی جو کسی صورت بھی مناسب نہیں۔

مصادر و مراجع میں کتاب کا حوالہ دینا:

مصادر و مراجع میں کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی مکمل تفصیل درج کی جائے گی اور کتاب کا نام انڈر لائن کیا جائے گا۔نیز کتب و رسائل کو الفبائی ترتیب سے درج کیا

جائے گا۔

۔ علامہ محمد اقبال، بانگِ درا، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، بارپنجم، ۱۹۷۷ء

۔ محمد افضل حمید، ڈاکٹر، اقبال اور کارل مارکس، فیصل آباد: شمع بکس، باردوم، ۲۰۱۵ء

فُٹ نوٹ (حاشیہ) دینے کا طریقہ کار:

مقالہ میں حاشیہ یا فُٹ نوٹ لگانے کے لیے ۱۳ فونٹ سائز استعمال کیا جائے گا۔ نیز جس صفحہ پر وہ چیز جس کی وضاحت حاشیہ یا فُٹ نوٹ میں کی جانی ہے اُسی صفحہ کے اختتام پر فُٹ نوٹ یا حاشیہ ہونا چاہیے۔ ایک صفحہ پر ایک سے زیادہ حواشی یا فُٹ نوٹس ہونے کی صورت میں بھی وہ تمام حواشی نمبر کے حساب سے اُسی صفحہ کے اختتام پر آئیں گے۔

۵۔ ہدایات برائے جلد بندی و کمپوزنگ:

۱۔ بیرونی اور داخلی ممتحن کو بھیجنے کے لیے تیار کرائے جانے والے مقالات کے تین تین نسخے لوز بائنڈنگ (Loose Binding) (رنگ بائنڈنگ/ٹیپ بائنڈنگ) میں پیش کیے جائیں گے۔ بعد میں پختہ جلد بندی کی جائے گی۔ ایم اے اور ایم فل کے لیے تین، جبکہ پی ایچ ڈی کے لیے مقالے کے چار نسخے پیش کیے جائیں گے۔ کوئی مقالہ اس وقت تک شعبہ میں پیش نہیں کیا جائے گا جب تک اُس کی کم از کم دو سی ڈیز (Cds) جن میں مقالے کا سارا مواد محفوظ ہو، پیش نہ کر دی جائیں۔ پیشکش کے وقت یہ سی ڈیز کمپیوٹر پر چلا کر چیک کرانا مقالہ نگار کی ذمہ داری ہوگی۔

مقالہ تحریر کرنے کے لیے اُردو سافٹ ویئر ''ان پیج'' / ''مائیکروسافٹ ورڈ'' استعمال کیا جائے۔

۲۔ پی ایچ۔ڈی کے مقالات کی جلد کا رنگ گہرا سبز (Dark Green)، ایم فل کا سیاہ

(Black) اور ایم اے کے مقالے کی جلد کا رنگ میرون (Meroon) ہوگا۔ بی ایس کے مقالے کا رنگ نیلا (Blue) ہوگا۔

۳۔ پشتہ پر مقالے کا عنوان، مقالہ نگار کا نام، سیشن درج ہوگا۔ نیز یونی ورسٹی کا مونوگرام بھی دیا جائے گا۔

۴۔ بیک ٹائٹل پر مقالہ اور مقالہ نگار کا نام اور مکمل تفصیلات جو فرنٹ ٹائٹل پر دی گئی ہیں رومن انگریزی میں درج کی جائیں گی۔

۵۔ یونی ورسٹی مونوگرام کا سائز "1.5 X "1.5 کا ہونا چاہیے۔

مقالہ کے لیے صفحات اور سطور کا سائز:

کاغذ کا سائز A-4 (210mmx297mm) اُردو میں لکھے جانے والے مقالات میں دائیں طرف "1.5 اور بائیں طرف "1 انچ حاشیہ چھوڑا جائے۔ اوپر "1.25 اور نیچے "0.75 انچ کا حاشیہ ہونا چاہیے۔ حاشیے کی جگہ چھوڑی جائے لیکن لائن لگا کر حاشیہ نہ بنایا جائے۔

(ا) اردو میں لکھے جانے والے مقالات کے لیے تحریر کا سائز:

۱۔ مقالات برائے بی ایس: عنوانات 27، ذیلی عنوانات 23 اور عام متن 17 (نوری نستعلیق، سٹائل میں) حوالہ جات و حواشی فاؤنٹ سائز 16 فی صفحہ کم از کم 22 سطور

۲۔ مقالات برائے ایم اے: عنوانات 27، ذیلی عنوانات 23 اور عام متن 17 (نوری نستعلیق، سٹائل میں) حوالہ جات و حواشی فاؤنٹ سائز 16 فی صفحہ کم از کم 22 سطور

۳۔ مقالات برائے ایم فل: عنوانات 26، ذیلی عنوانات 22 اور عام متن 16 (نوری نستعلیق، سٹائل میں) حوالہ جات وحواشی فاؤنٹ سائز 15 فی صفحہ کم از کم 24 سطور

۴۔ مقالات برائے پی ایچ ڈی: عنوانات 25، ذیلی عنوانات 21 اور عام متن 15 (نوری نستعلیق، سٹائل میں) حوالہ جات وحواشی فاؤنٹ سائز 14 فی صفحہ کم از کم 25 سطور

(ب) عربی میں لکھے جانے والے مقالات کے لیے تحریر کا سائز:

۱۔ مقالات برائے بی ایس: عنوانات 27، ذیلی عنوانات 23 اور عام متن 17 (Trad Arabic، سٹائل میں) حوالہ جات وحواشی فاؤنٹ سائز 16 فی صفحہ کم از کم 22 سطور

۲۔ مقالات برائے ایم اے: عنوانات 27، ذیلی عنوانات 23 اور عام متن 17 (Trad Arabic، سٹائل میں) حوالہ جات وحواشی فاؤنٹ سائز 16 فی صفحہ کم از کم 22 سطور

۳۔ مقالات برائے ایم فل: عنوانات 26، ذیلی عنوانات 22 اور عام متن 16 (Trad Arabic، سٹائل میں) حوالہ جات وحواشی فاؤنٹ سائز 15 فی صفحہ کم از کم 24 سطور

۴۔ مقالات برائے پی ایچ ڈی: عنوانات 25، ذیلی عنوانات 21 اور عام متن 15 (Trad Arabic، سٹائل میں) حوالہ جات وحواشی فاؤنٹ سائز 14 فی صفحہ کم از کم 24 سطور

مقالے کے صفحات:

ایم اے/بی ایس ۱۰۰۔۱۵۰ صفحات (کم از کم دو باب)

ایم فل ۱۵۰۔۲۰۰صفحات (کم ازکم ۳۔۴باب)

پی ایچ۔ڈی ۲۰۰۔۳۰۰صفحات (کم ازکم ۴۔۵باب)

بعض عنوانات کی مناسبت سے ابواب اور صفحات کی تعداد کم وبیش ہوسکتی ہے۔

مقالہ جمع کراتے وقت ایک فائل میں BOS Meeting Minutes، Fee Voucher، Observation From اور Thesis Check List لگا کر ساتھ دیے جائیں گے۔ Thesis Check List اور Observation Form یونی ورسٹی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیے جاسکتے ہیں۔

نمونہ "الف"

پاکستانی اُردو ناولوں کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

(۱۹۷۱ء کے بعد)

مقالہ نگار

محمد فرید احمد

سیشن: ۱۵-۲۰۱۲ء

یہ مقالہ پی ایچ۔ڈی (اُردو) کی جزوی تکمیل اور حصولِ سند
کے لیے شعبۂ ادبیات اُردو میں جمع کرایا گیا۔

شعبہ اُردو

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

ستمبر ۲۰۱۵ء

نمونہ "ب"

پاکستانی اُردو ناولوں کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ
(۱۹۷۱ء کے بعد)

مقالہ برائے
پی ایچ۔ڈی (اُردو)
سیشن ۱۵۔۲۰۱۲ء

مقالہ نگار
محمد فرید احمد
رول نمبر: ۹۸۴۷
رجسٹریشن نمبر: 2005-GCUF-2136-1147

نگرانِ مقالہ
ڈاکٹر شبیر احمد قادری
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

شعبہ اُردو
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

ستمبر ۲۰۱۵ء

نمونہ "ج"

تصدیق نامہ

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ محمد فرید احمد نے مقالہ بعنوان "پاکستانی اُردو ناولوں کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ (۱۹۷۱ء کے بعد)" برائے حصولِ سندِ پی ایچ۔ڈی (اُردو) ہماری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ یہ مقالہ محنت سے لکھا گیا ہے اور ہماری معلومات کے مطابق سرقہ سے کام نہیں لیا گیا۔ ہم اس کے نتائج اور اندازِ تحریر و تحقیق سے مطمئن ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ مقالہ برائے جانچ اور زبانی امتحان، جناب ناظم امتحانات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو بھیجا جا سکتا ہے تاکہ وہ اس پر مزید ضروری کارروائی کر سکیں۔

سپروائزری کمیٹی

1. نگران مقالہ------نام و دستخط مع تاریخ
2. ممبر(۱)--------نام و دستخط مع تاریخ
3. ممبر(۲)--------نام و دستخط مع تاریخ

صدر شعبہ اُردو:

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ

نمونہ ''د''

حلف نامہ

میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ مقالہ بعنوان ''پاکستانی اُردو ناولوں کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ (۱۹۷۱ء کے بعد)'' برائے حصولِ سند پی ایچ۔ ڈی (اُردو) خود لکھا ہے۔ میں نے سرقہ سے کام نہیں لیا اور تحقیق و اخلاق کے اُصولوں کو مدِنظر رکھا ہے، نیز اس سے پہلے یہ کسی یونیورسٹی میں برائے حصولِ سند پیش نہیں کیا گیا۔ میں اس مقالے کے تمام نتائجِ تحقیق اور جملہ عواقب کا ذمہ دار ہوں۔ غلط بیانی کی صورت میں یونیورسٹی تادیبی کارروائی کر سکتی ہے۔

محمد فرید احمد

تاریخ----------

نمونہ ''ھ''

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ محمد فرید احمد نے مقالہ بعنوان ''پاکستانی اُردو ناولوں کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ (۱۹۷۱ء کے بعد)'' برائے حصولِ سندِ پی ایچ۔ ڈی (اُردو) میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ یہ مقالہ محنت سے لکھا گیا ہے اور میری معلومات کے مطابق سرقہ سے کام نہیں لیا گیا۔ میں اس کے نتائج اور اندازِ تحریر و تحقیق سے مطمئن ہوں۔ میرے خیال میں یہ مقالہ برائے جانچ اور زبانی امتحان، جناب ناظم امتحانات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو بھیجا جا سکتا ہے تا کہ وہ اس پر مزید ضروری کارروائی کر سکیں۔

نگران مقالہ

ڈاکٹر شبیر احمد قادری

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

صدر شعبہ اُردو:

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ

تصدیق نامہ برائے فاصلاتی نظامِ تعلیم

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ محمد فرید احمد نے مقالہ بعنوان ''پاکستانی اُردو ناولوں کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ (۱۹۷۱ء کے بعد)'' برائے حصولِ سندِ پی ایچ۔ ڈی (اُردو) میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ یہ مقالہ محنت سے لکھا گیا ہے اور میری معلومات کے مطابق سرقہ سے کام نہیں لیا گیا۔ میں اس کے نتائج اور اندازِ تحریر و تحقیق سے مطمئن ہوں۔ میرے خیال میں یہ مقالہ برائے جانچ اور زبانی امتحان، جناب ناظم امتحانات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو بھیجا جاسکتا ہے تا کہ وہ اِس پر مزید ضروری کارروائی کرسکیں۔

نگران مقالہ

ڈاکٹر شبیر احمد قادری

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

کوآرڈینیٹر:

صدرِ شعبہ:

ڈائریکٹر فاصلاتی نظامِ تعلیم

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ

چیک لِسٹ

Controller of Examinations
Government College University Faisalabad

THESIS CHECKLIST

Name__________ Father's Name__________ Roll No. __________
Reg No.__________ Class__________ Session__________
Department__________ Degree Period from________to________ Date__________

Thesis Title...
....
Supervisor...
....
Last date of Final Semester Exam...

Applicant's Signatures

1. Thesis fee deposited..Yes / No
2. Over period permission attached (if required)................................Yes / No
3. Thesis format approved by DAS & Signatured..................................Yes / No
4. Supervisory report attached..Yes / No
5. Thesis deposited in three copies...Yes / No
6. BOS approval & minutes attached...Yes / No
7. M.Sc./ BS (H) Thesis deposited with in 60 days from the last paper of theory of last semester...Yes / No
8. MS / M Phil Deposited with in 1 year after Advance Studies & Research Board synopsis approval...Yes / No
9. Semester Fee attached (if over paid) paid)......................................Yes /No
10. List of external examiners approved by BOS attached ....Yes / No

Signatures
Supervisor's Name
Designation

Chairperson
Department of..............
(with stamp)

Verification

Thesis verified as per general check list and forwarded for further evaluation process.

Recommended / Not recommended

Signatures of Dealing Person

Incharge Conduct Branch

آبزرویشن فارم

GC-05

DIRECTORATE OF ADVANCED STUDIES
GC UNIVERSITY, FAISALABAD

OBSERVATION FORM (THESIS SUBMISSION)

GC-05

FOR STUDENT USE (Observation on MA/M.Sc. /M.Phil. /Ph.D. thesis)

Mr./Ms./Mrs. ____________________

Registration No.: ____________________ Roll No. : ____________

Department of: ____________________

Faculty of: ____________________

1. Thesis Title : ____________________

2.	Whether processed through Supervisor/Head of the Department.	Yes / No
3.	Title according to the approved Synopsis.	Yes / No
4.	Whether submitted on prescribed GC University format.	Yes / No
5.	Thesis is written under the minimum limit of 75 pages.	Yes / No
6.	Total number of references quoted in thesis.	______
7.	References in Introduction.	______
8.	References in Review of Literature.	______
9.	References in Materials and Methods/Methodology.	______
10.	References digested in Discussion.	______
11.	References given in Alphabetical Order	Yes / No
12.	Table of Contents.	Detailed / Not Too Detailed
13.	Acknowledgements brief and relevant.	Yes / No
14.	Tables and their headings in proper format as prescribed.	Yes / No
15.	References given in prescribed format.	Yes / No
16.	Enrollment/Fee in the current and previous semester	Complete/ Incomplete
17.	Verified Fee Vouchers of all departments	Attached / Not Attached
18.	Plagiarism Report is attached and verified by Supervisor	Yes / No
19.	Similarity Index in the Plagiarism Report is less than 19%	Yes / No
20.	Soft Copy of the thesis is attached	Yes / No

Signature of Supervisor: ____________ Signature of Student: ____________

****

For Office Use only:

1. Fee submission verification by: ____________ *Fee Section :* ____________

2. Statistical Data Checked By: ____________ *Designation:* ____________

3. General Observation/ Format Checked By: ____________ *Designation:* ____________

4. Approved By:

____
(Director Advanced Studies)

Dated: ________

مجوزہ کتب برائے اصولِ تحقیق

اُردو میں اصولِ تحقیق، ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور

ابجدِ تحقیق، ڈاکٹر ہارون قادر، الوقار پبلی کیشنز، لاہور

اصولِ تحقیق، ڈاکٹر افتخار احمد خان، شمع بکس، فیصل آباد

اصولِ تحقیق، ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد

تحقیق کا فن، ڈاکٹر گیان چند جین، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

تحقیق و تدوین کا طریقہ کار، ڈاکٹر خالق داد ملک، اورینٹل بکس، لاہور

مقالاتِ تحقیق، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، شمع بکس، فیصل آباد